نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے:

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ»[1]

"اے اللہ! تو پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، تیری عظمت بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔"

⑤ تشہد میں کلمہ توحید پڑھنا مشروع ہے: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جیسے ہمیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے:

«التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لله، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ الله وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ الله الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا الله، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله»[2]

"بقا و بادشاہت، عظمت و اختیار اور کثرت خیر، ساری دعائیں اور ساری پاکیزہ چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ آپ پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

⑥ ہر نماز کے بعد مسنون اذکار میں کلمہ توحید لا إله إلا الله کہنا مستحب ہے:

سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہے اور ایک بار "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"[3] کہے تو اس کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے، چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔"

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو دعا فرمایا کرتے:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا

---

١ جامع الترمذي، أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ الله ﷺ، بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ: ٢٤٨

٢ صحيح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلَاةِ: ٩٢٢

٣ مسند احمد: مسند ابي هريرة، رقم ٨٨٣٤، إسناده صحيح على شرط مسلم

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِالله، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ»[1]

''ایک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اور فرمانروائی اسی کی ہے اور وہی شکر وستائش کا حقدار ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی سے (ملتی) ہے، اس کے سوا کوئی الٰہ و معبود نہیں۔ ہم اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے، ہر طرح کی نعمت اور سارا فضل و کرم اسی کا ہے، بہترین تعریف کا سزاوار بھی وہی ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اس کے لیے دین میں اخلاص رکھنے والے ہیں، چاہے کافر اس کو (کتنا ہی) ناپسند کریں۔''

⑦ خطبہ مسنونہ میں بھی نبی کریم ﷺ کلمہ توحید پڑھا کرتے تھے:

إِنَّ الْحَمْدَ لله نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ...[2]

''یقیناً تمام حمد اللہ کے لیے ہے، ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں، جس کو اللہ سیدھی راہ پر چلائے، اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ چھوڑ دے، اسے کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہی اکیلا (معبود) ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ حمد و ثنا کے بعد..!''

⑧ شب و روز کے بعض اذکار میں بھی لا إله إلا الله سے تجدید عہد ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں ۱۰۰ بار پڑھے

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»[3]

''جو شخص دن بھر یہ دعا دو مرتبہ پڑھے گا: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ وحدہ لاشریک ہے۔ بادشاہت اسی کی ہے اور ہر قسم کی تعریف بھی اسی کے لیے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت

---

۱ صحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ...: ۱۳۶۶

۲ صحيح مسلم، كِتَابُ الْجُمُعَةِ، بَابُ تَخْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ: ۲۰۴۳

۳ صحيح البخاري، كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ، بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ: ۳۳۱۴

رکھنے والا ہے۔ اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔ سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔ مزید برآں وہ شخص سارا دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا، نیز کوئی شخص اس سے بہتر عمل نہیں لے کر آئے گا، البتہ وہ شخص جو اس سے زیادہ عمل کرے (اسے زیادہ ثواب ملے گا)۔''

کلمہ توحید لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کا ذکر نبی کریم ﷺ نے سید الاستغفار میں بھی کیا ہے۔ جیسا کہ سیدنا شداد بن اوس نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ[1]

''اے اللہ! تو میرا ربّ ہے۔ تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں ان بری حرکتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے کی ہیں۔ جو تیری نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے۔ بلاشبہ تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ دعا (سید الاستغفار) صبح کو صدقِ دل سے پڑھے پھر اسی دن شام سے پہلے فوت ہو جائے وہ جنتی ہو گا اور جو رات کو پڑھے اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے، وہ جنتی ہو گا۔''

⑨ بڑی مصیبت کے وقت لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ سے دعا کرنا مشروع ہے:

کیونکہ توحید ہی ہر مصیبت سے نجات اور خلاصی کا سب سے بڑا سبب ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی تھی: «لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ»[2]

''اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو پاک ہے، میں ہی قصوروار ہوں۔'' اگر کوئی مسلمان اپنی حاجت کے وقت یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔''

⑩ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ افضل ذکر ہے: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

١ صحيح البخاري، كِتَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ أَفْضَلِ الِاسْتِغْفَارِ: ٦٣٦٣

٢ جامع الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَابُ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ: ٣٨٧٣

«أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ»[1]

''سب سے بہتر ذکر 'لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ' ہے، اور بہترین دعا 'الحمد للہ' ہے۔''

⑪ غم اور پریشانی کے وقت کی دعا:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ»[2]

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت بردبار اور بہت زیادہ سخی ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ اور اللہ پاک ہے جو سات آسمانوں کا مالک اور عزت والے عرش کا مالک ہے۔''

⑫ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یوم عرفہ کی سب سے افضل دعا:

سیدنا عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''دعا مانگنے کا بہترین موقع یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ کو میدانِ عرفات میں) اور سب سے بہتر دعا میری اور میرے پیش رو انبیا علیہم السلام کی دعا ہے، یعنی «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ»''[3]

⑬ حج اور عمرہ کرنے والے کو صفا اور مروہ پر دورانِ سعی کلمہ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا مستحب ہے:

سیدنا جابر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ صفا و مروہ پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ»[4]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، ساری بادشاہت اسی کی ہے اور ساری تعریف اسی کے لئے ہے۔ اکیلے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس نے اپنا وعدہ خوب پورا کیا، اپنے بندے کی نصرت فرمائی، تنہا (اسی نے) ساری جماعتوں (فوجوں) کو شکست دی۔''

---

١ جامع الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ: ٣٧٣٥

٢ سنن ابن ماجه، كِتَابُ الدُّعَاءِ، بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ: ٤٠٠٠

٣ جامع الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَابٌ فِي دُعَاءِ يَوْمِ عَرَفَةَ: ٣٩٦٧

٤ صحيح مسلم، كِتَابُ الْحَجِّ، بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ: ٣٠٠٥

⑭ تمام انبیاء ورسل کلمہ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مبعوث ہوئے:

جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی دعوت کے لیے بھیجا، اسی طرح نبی کریم ﷺ بھی اپنے سفیروں اور دعاۃ کو سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی دعوت دینے کے لیے بھیجتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا:

«إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ»[1]

"تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، وہاں جا کر اُنہیں پہلے کلمہ توحید کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں... الخ۔"

⑮ قریب المرگ انسان کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرنا:

ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ»[2]

"اپنے مرنے والے لوگوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرو۔" موتاکم سے مراد فوت شدہ نہیں بلکہ وہ شخص ہے جو قریب المرگ ہو، ایسے شخص کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرو۔ کیونکہ مردہ شخص تو سنتا ہی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ (الروم:۵۲) "یقیناً آپ ﷺ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔" اور فرمایا: ﴿وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ﴾ (الفاطر:۲۲) "جو قبروں میں ہیں آپ ﷺ اُنہیں نہیں سنا سکتے۔" اس پر آپ ﷺ کا وہ قول دلالت کرتا ہے جس میں آپ ﷺ نے اپنے چچا جناب ابو طالب کو جب وہ قریب الوفات تھے، فرمایا تھا:

«أَيْ عَمِّ! قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ»[3]

"اے چچا! لا إله إلا الله کہہ دیں۔ میں اس وجہ سے اللہ کے پاس آپ کے لیے حجت قائم کر سکوں گا۔ لیکن جب انہوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے انکار کیا اور اسی حالت میں ان کی موت

---

١ صحيح البخاري، كِتَابُ الْمَغَازِي، بَابُ بَعْثِ أَبِي مُوسَى، وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ٤٣٨٠
٢ صحيح مسلم، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابُ تَلْقِينِ الْمَوْتَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ: ٢١٦١
٣ صحيح البخاري، كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ، بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ: ٣٩١٤

واقع ہوگئی تو ان کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ نے انہیں یہ نہیں فرمایا کہ لَا إِلَهَ إِلَّا الله کہو۔

⑯ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کلمہ توحید لَا إِلَهَ إِلَّا الله کی خاطر لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا، اور یہی کلمہ لوگوں کی جان و مال کا ضامن ہے:

جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا الله، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله، وَيُقِيمُوا الصَّلاَةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الإِسْلاَمِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى الله »[1]

"مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ جاری رکھوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پورے آداب سے نماز ادا کریں اور زکاۃ دیں۔ جب وہ یہ کرنے لگیں تو انہوں نے اپنے مال و جان کو مجھ سے بچالیا، سوائے حق اسلام کے۔ اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔"

حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بنو زہرہ کے حلیف تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے، اُنہوں نے کہا:

"اللہ کے رسول! اگر کسی کافر سے میرا آمنا سامنا ہو جائے اور ہم دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں اور وہ لڑائی میں میرا ایک ہاتھ اُڑا دے، پھر وہ مجھ سے خوفزدہ ہو کر کسی درخت کی پناہ لے اور مجھ سے کہے کہ میں تو اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں تو کیا اللہ کے رسول! میں اسے قتل کروں جبکہ وہ ایسا کہتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے قتل نہ کرو۔" اُنہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! (پہلے) وہ میرا ایک ہاتھ کاٹ چکا ہے اور میرا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس نے یہ اقرار کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے ہرگز قتل نہ کرو ورنہ اس کو وہ درجہ حاصل ہو گا جو تجھے اس کے قتل سے پہلے تھا اور تیرا حال وہ ہو جائے گا جو کلمہ اسلام پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔"[2]

---

١ صحيح البخاري، كِتَابُ الإِيمَانِ، بَابٌ ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ ...﴾ (التوبة: ٥):٢٥

٢ صحيح البخاري، كِتَابُ المَغَازِي، بَابٌ...:٤٠٥١

⑰ کلمہ توحید لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کی عظیم فضیلت:

اس کلمہ کی سب سے عظیم فضیلت یہ ہے کہ اس کے قائل کے لیے جنت میں داخلہ واجب اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہنے سے نجات واجب ہو جاتی ہے یعنی جو لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کے عقیدہ پر فوت ہوا، اگرچہ وہ اپنے اعمال بد کی وجہ سے جہنم میں گیا لیکن پھر اسے نکال لیا جائے گا، وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الجَنَّةَ قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ »[1]

''جو کوئی لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہے اور اسی عقیدے پر فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اس نے چوری کی ہو، اگرچہ اس نے زنا بھی کیا ہو اور چوری بھی کی ہو۔ میں نے پھر عرض کی: چاہے اس نے زنا کیا ہو۔ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''چاہے اس نے زنا کیا ہو چاہے اس نے چوری کی ہو۔'' میں نے پھر کہا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ذر کی ناک خاک آلود ہونے کے باوجود اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اس نے چوری کی ہو۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ جب حدیث بیان کرتے تو فرماتے: اگرچہ ابو ذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔'' اور رسول ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا، آخر کار اسے نجات مل جائے گی خواہ وہ اس سے قبل کیسے ہی عذاب میں مبتلا رہا۔''[2]

اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس بات کی رغبت دلائی ہے کہ ہمارا آخری کلام (موت سے پہلے) لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ہو جیسا کہ معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

« مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ»[3]

---

١ صحيح البخاري، كِتَابُ اللِّبَاسِ، بَابُ الثِّيَابِ البِيضِ:٥٨٧٦
صحيح مسلم، كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ...:٢٧٨
٢ مسند البزار و مصنف عبدالرزاق، صححه الالباني فی السلسلة الصحيحة: ١٩٣٢
٣ سنن أبي داؤد، كِتَابُ الْجَنَائِزِ، بَابٌ فِي التَّلْقِينِ:٣١٢٩ ، حكمه: صحيح

”جس کی آخری بات لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ہو، وہ جنت میں داخل ہو گا۔“

⑱ مسلمان کے لیے لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کہنا بد شگونی سے کفارہ ہے:

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ، فَقَدْ أَشْرَكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَنْ يَقُولَ أَحَدُهُمْ: اللهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ» [1]

”جو بد شگونی کی بنا پر کوئی کام چھوڑ دے تو اس نے شرک کیا۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا کفارہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فوراً یہ دعائیہ کلمات کہے: ”اے اللہ! تیرے سوا کچھ نہیں ہر قسم کی بھلائی بھی صرف تیری ہی بھلائی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

⑲ ہر مسلمان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے ہر اہم کام کے لیے لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کہنا چاہئے:

ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس آئے اور فرمارہے تھے:

”لَا إِلٰهَ إِلَّا الله! ہلاکت ہو عرب کے لیے برائی سے، یقیناً یاجوج ماجوج کے (دیوار کو) توڑ کر آزاد ہونے کا دن اس طرح قریب آگیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتِ شہادت کو انگوٹھے کے ساتھ ملا کر حلقہ (دائرہ) بنا کر دکھایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ہلاک کئے جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں لیکن اس وقت جب خباثت زیادہ ہو جائے گی۔“

⑳ غیر اللہ کی قسم اٹھانے والے کا کفارہ لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کہنا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ» [2]

---

١ مسند أحمد: ٧٠٤٥، السلسلة الصحيحة للألباني: ١٠٦٥

٢ صحيح البخاري، كِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ، بَابُ قَوْلِهِ ﴿أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالعُزَّى﴾: ٤٨٩٦

”جو شخص قسم اٹھائے اور اپنی قسم میں لات وعُزیٰ کا نام لے تو اسے لَا إِلٰهَ إِلَّا الله پڑھنا چاہئے۔“
یہ کلمہ اس غیر اللہ کی قسم کا کفارہ بن جائے گا۔

عزیز مسلمان! ہر مسلمان کو لَا إِلٰهَ إِلَّا الله کے ساتھ تجدیدِ عہد کرتے رہنا چاہیے۔ اس کو ہر دم یاد رکھنا اور مضبوطی سے تھامنا چاہیے تاکہ اس کے مفاہیم پر یقین میں اضافہ اور اس کے تکرار سے اللہ کی رضا حاصل ہو۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس رات مجھے معراج کرائی گئی، اس رات میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ”اے محمد! اپنی امت کو میری جانب سے سلام کہہ دینا اور انہیں بتا دینا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی (زرخیز) ہے، اس کا پانی بہت میٹھا ہے، اور وہ خالی پڑی ہوئی ہے اور اس کی باغبانی: «سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ» سے ہوتی ہے۔“[1]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَرْبَعٌ أَفْضَلُ الْكَلَامِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ»[2]

”یہ چار کلمات: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ بڑی فضیلت کے حامل ہیں۔ آپ ان میں سے کسی سے بھی شروع کرو تو کوئی مضائقہ نہیں۔“

عزیز قاری! اس تحریر کو پڑھتے ہوئے آپ نے دسیوں بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ پڑھا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اور آپ کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے اور اس کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسی کلمہ توحید پر ہماری موت آئے۔ تمام تعریفیں پہلے اور آخر میں اللہ جل جلالہ کے لیے ہیں۔

---

١ جامع الترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، بَابٌ فِي أَنَّ غِرَاسِ الجَنَّةِ سُبْحَانَ اللهِ ...:٣٨٢٥

٢ سنن ابن ماجه، كِتَابُ الْأَدَبِ، بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ:٣٩٢٧

وفاقی وزارتِ مذہبی اُمور کا
کیلنڈر 'نظامِ اوقاتِ نماز'

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ

تقریباً دو سال پہلے وزارتِ مذہبی اُمور کی طرف سے اسلام آباد میں موجود مساجد کے لیے اوقاتِ نماز کے تعین کا اعلان کیا گیا۔ اتحادِ اُمت کے تناظر میں بظاہر یہ خوش کن امر ہے لیکن حقیقت میں اپنے اندر بہت سی خرابیاں لیے ہوئے تھا۔ ایسی خرابیاں جو قرآن وسنت کی تعلیمات کے خلاف بھی تھیں۔ کچھ عرصے کے لیے یہ معاملہ پس منظر میں چلا گیا، لیکن سننے میں آیا ہے کہ وفاقی وزارتِ مذہبی اُمور سنجیدگی سے اس پر عمل کرنا چاہتی ہے اور اس کے لیے باقاعدہ قانون سازی اور بل کی تیاری کر رہی ہے جو منظوری کے بعد باقاعدہ قانون بن جائے گا۔ زیر نظر سطور میں اس متوقع اقدام کا قرآن وسنت کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔

① 'کیلنڈر نظام اوقات' دین میں دخل اندازی ہے اور اس طرح شرعی حکم پر عمل سے روکا گیا ہے:

'کیلنڈر نظام اوقات' میں دین میں دخل اندازی اور اس بات سے روکنا ہے جس کی شرعی حیثیت جناب رسول کریم ﷺ نے اپنے قول وعمل سے اُمت کے لیے بیان فرمائی۔

اس حقیقت کو اُجاگر کرنے کی غرض سے ذیل میں دو مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

(۱): کیلنڈر میں اذان عصر کا وقت [۵ تا ۱۸ جولائی] ۵ بج کر ۱۴ منٹ ہے۔ [اور یہ وہ وقت ہے، جب اسلام آباد میں ہر چیز کا سایہ دو مثل ہوتا ہے۔]

نبی کریم ﷺ کی سنتِ طیبہ سے ثابت ہے کہ اذان عصر کا وقت [ہر چیز کا سایہ ایک مثل] کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے اور اسلام آباد میں [۵ تا ۱۸ جولائی] اس وقت کا آغاز ۳ بج کر ۵۷ منٹ پر ہو جاتا ہے۔ اب ۳:۵۷ سے ۵:۱۴ کے درمیانی وقت [ا گھنٹہ ۱۷ منٹ] میں عصر کی اذان دینا اس کیلنڈر کے قانونی شکل اختیار کرنے کی صورت میں خلافِ قانون ہو گا اور خلافِ قانون کام کا ارتکاب کرنے والا حکومت کی طرف سے مقرر کردہ سزا... سرزنش یا جرمانہ یا قید یا تینوں سزاؤں کا... مستحق قرار پائے گا۔

جس کام کا آغاز نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک سے ہوا، وہ خیر القرون سے ہوتے ہوئے، صدیوں میں جاری وساری رہتے ہوئے، پندرھویں صدی کے اڑتیسویں سال [۱۴۳۸ھ] میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی

سرزمین میں جرم بن جائے۔ اور یہ وہی سنت نبوی ﷺ، جس پر آج بھی دنیا بھر میں اہل حدیث مساجد میں توفیق الٰہی سے عمل ہو رہا ہے۔ کیا اس قسم کے ’کیلنڈر اوقاتِ نماز‘ کو نافذ کرنا درست ہو سکتا ہے؟

دو شبہات کا ازالہ

اوّل: کسی کو یہ مغالطہ نہ رہے کہ اس نظام اوقات کے قانون بن جانے کے باوجود، مقرر کردہ اوقات سے پہلے اذان کہنے سے روکا نہ جائے گا۔ اور جس وقت بھی کوئی اذان دینا چاہے، ان پر کسی قسم کی پابندی نہ ہو گی۔

یہ کہنا درست نہیں، کیونکہ اگر اذان کے اوقات میں یہ اختیار باقی رہنا ہے، تو پھر اس ’کیلنڈر اوقات نماز‘ کو قانونی شکل دینے کی کیا حکمت ہے؟ ایسی صورتِ حال تو قانون بنائے بغیر پہلے ہی سے موجود ہے۔

دوم: کوئی شخص اس غلط فہمی کا بھی شکار نہ ہو کہ اذانِ عصر تاخیر سے دینا بھی تو جائز ہے، لہٰذا اسے قانونی شکل دینے میں کیا قباحت ہے؟

اصل بات یہ ہے کہ شدید ترین خرابی اور سنگین ترین قباحت مقرر کردہ وقت سے پہلے ثابت شدہ وقت میں اذانِ عصر دینے کی ممانعت میں ہے۔ کیا یہ مداخلت فی الدین نہیں؟ کیا یہ شریعتِ اسلامیہ اور اُمتِ اسلامیہ میں تواتر سے ثابت شدہ جائز کام کو ناجائز قرار دینا نہیں؟

کیا اس صورتِ حال پر حسبِ ذیل آیتِ شریفہ صادق آنے کا خدشہ نہیں؟

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ﴾ (سورۃ الشوریٰ:۲۱)

”یا اُن ہی کے لیے ایسے شریک ہیں، جنھوں نے ان کے لیے دین کا وہ طریقہ مقرر کیا، جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔“

(ب): ’کیلنڈر اوقات نماز‘ میں یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک، اذانِ مغرب کا وقت غروبِ آفتاب سے پانچ منٹ بعد رکھا گیا ہے۔ اس کے برعکس سنتِ طیبہ سے اذانِ مغرب کے وقت کا آغاز غروبِ آفتاب ہے۔

امام مسلم نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ[1]

”بے شک نبی کریم ﷺ سورج غروب ہو جانے، چھپ جانے کے وقت مغرب پڑھتے۔“

امام نووی لکھتے ہیں:

---

۱ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، رقم الحدیث ۲۱۶۔(۶۳۶)، ۱/۴۴۱

"إِذا غَرَبَتِ الشَمْسُ وَتوَارَتْ بِالْحِجاب."[1]

"دونوں الفاظ ہم معنیٰ ہیں اور ایک دوسرے کی تفسیر ہے۔"

علامہ شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

"وَتوَارتْ بِالْحجاب" "یعنی چھپ جاتا، یہ "غَرَبَتِ الشَمْسُ" کی تفسیر اور تاکید ہے۔"[2]

امام مسلم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، کہ انھوں نے فرمایا:

"كُنَّا نُصَلِّى الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا، وَإِنَّه لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ"[3]

"ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب پڑھتے، تو ہم میں سے ایک [مسجد سے] لوٹتا، تو وہ اپنے نیزے کے گرنے کی جگہ کو دیکھتا تھا۔"

علامہ نووی شرحِ حدیث میں لکھتے ہیں:

"اس کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ سورج غروب ہوتے ہی اس کے اوّل وقت میں اسے ادا کرنے میں جلدی کرتے۔"

پھر علامہ رحمۃ اللہ علیہ دونوں حدیثوں کے متعلق رقم طراز ہیں:

"وَفِي هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ أَنَّ الْمَغْرِبَ تُعَجَّلُ عَقِبَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ وَقَدْ حُكِيَ عَنِ الشِّيْعَةِ فِيْهِ شَيْئٌ لَا الِتفَاتَ إِلَيْهِ، وَلَا أَصْلَ لَه."[4]

"ان دونوں حدیثوں میں ہے کہ بے شک مغرب سورج کے غروب ہوتے ہی جلدی ادا کی جاتی ہے اور اس پر اجماع ہے۔ اس بارے میں شیعہ سے کچھ چیز حکایت کی گئی ہے، [لیکن] وہ نہ تو قابلِ توجہ ہے اور نہ اس کی کوئی اساس ہے۔"

علامہ قرطبیؒ نے قلم بند کیا ہے:

"قوله: «اِذا غَرَبَتِ الشَمْسُ»: أَيْ سَاعَةَ تَغرُبُ، وَهٰذَا يَدُلُّ عَلى تَأَهُّبِه قَبْلَ وَقْتِهَا،

---

۱ شرح النووی: ۵/۱۳۶-۱۳۵

۲ فتح الملہم: ۴/۳۶۲

۳ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، رقم الحدیث: ۲۱۷، (۶۳۷)، ۱/۴۴۱

۴ شرح النووی: ۵/۱۳۶

وَمُراقبۃِ وَقْتِھا"[1]

"آنحضرت ﷺ کا ارشاد: «اِذا غَرَبَتِ الشَّمْسُ» "یعنی غروب ہوتے ہی" یہ آنحضرت ﷺ کے اس کے وقت [داخل ہونے] سے پیشتر [ہی] اس کے لیے تیار ہو جانے اور اس کے وقت کا خیال رکھنے پر دلالت کرتا ہے۔"

ضروری تنبیہ: اگر یہ کہا جائے، کہ غروب آفتاب کے پانچ منٹ بعد اذان دینا ممنوع نہیں، جائز ہے۔ تو عرض کیا جائے اس مقام پر قابل توجہ بات یہ ہے کہ غروبِ آفتاب سے لے کر اس کے چار منٹ بعد تک مجوزہ کیلنڈر اوقات کے مطابق، اذانِ مغرب دینا ممنوع، جرم اور موجب سزا ہو گا۔ تو کیا مزعومہ اتفاق واتحاد کے نام پر سنت نبوی سے ثابت، بلکہ افضل واعلیٰ بات کو جرم اور موجبِ سزا ہونے پر موافقت کی جائے گی؟

② مسنون اوقات نماز اور حکومتی کیلنڈر کے اوقات میں بعض اوقات بہت زیادہ فرق ہونا:

سنتِ نبوی ﷺ اور کیلنڈر اوقات نماز میں فرق کے متعلق یہ نہ سمجھا جائے کہ فرق بہت معمولی اور قلیل ہے۔ بسا اوقات دونوں میں نمازِ عصر کے اوقات میں فرق نہایت زیادہ ہے۔ ایک مثال ملاحظہ فرمائیے:

'کیلنڈر اوقاتِ نماز' کے مطابق

۲۵ جون سے ۴ جولائی تک	اذانِ عصر کا وقت	۵:۱۳
۵ جولائی سے ۱۹ جولائی تک	اذانِ عصر کا وقت	۵:۱۴

سنت کے مطابق

۲۵ جون سے ۲۷ جون تک	اذان عصر کا وقت	۳:۵۵
۲۸ جون سے ۳ جولائی تک	اذان عصر کا وقت	۳:۵۶
۴ جولائی سے ۹ جولائی تک	اذان عصر کا وقت	۳:۵۷
۱۱ جولائی سے ۱۸ جولائی تک	اذان عصر کا وقت	۳:۵۸

دونوں قسم کے نمازِ اوقات میں فرق ا گھنٹہ ۱۶ منٹ، ا گھنٹہ ۱۷ منٹ اور ا گھنٹہ ۱۸ منٹ تک ہے۔

کیا ایک ہی نماز کے اوقات میں ایک گھنٹے سے زیادہ فرق کو معمولی اور قلیل سمجھا جائے؟

[1] المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم: ۲/ ۲۶۳، دار ابن کثیر، بیروت

③ نظامِ اوقات کے وقتِ عصر کا محقق علماے احناف کے ہاں بھی ثابت نہ ہونا:

مجوزہ نظامِ اوقات سے نمازِ عصر کے لیے اس وقت کو بزورِ قانون و قوت جاری کرنے کی تیاری کی جارہی ہے، جس کا راجح ہونا محقق علمائے احناف کے ہاں بھی ثابت نہیں۔

اس حوالے سے ذیل میں تین شواہد ملاحظہ فرمائیے:

i: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا:

وَأَمَّا فِيْ قَوْلِنَا: فَإِنَّا نَقُوْلُ: إِذَا زَادَ الْفَيْءُ عَلَى الْمِثْلِ، فَصَارَ مِثْلَ الشَّيْءِ وَزِيَادَةً مِنْ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ. وَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رحمه الله فَإِنَّهُ قَالَ: "لا يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ حَتّٰى يَصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ."[1]

"جہاں تک ہمارے قول کا تعلق ہے، تو بے شک ہم کہتے ہیں: "جب سایہ ایک مثل ہو جائے، [یعنی] جب سورج کے زوال کے وقت سے سایہ، چیز اور اس سے کچھ زیادہ ہو جائے، تو عصر کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔ جہاں تک [امام] ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے، تو بے شک انھوں نے کہا: "عصر کا وقت سایہ کے دو مثل ہونے تک نہیں ہوتا۔"

ii: ہدایہ میں ہے:

"وَآخِرُ وَقْتِهَا عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ - رحمه الله تعالىٰ- إِذَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ سِوَى فَيْءِ الزَّوَالِ. وَقَالَا: "إِذَا صَارَ الظِّلُّ مِثْلَهُ، وَهُوَ رِوَايَةٌ عِنْدَ أَبِي حَنِيْفَةَ - رحمه الله تعالىٰ." "[2]

"اور [امام] ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس [نماز ظہر] کا آخری وقت زوال کے سائے کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دو مثل ہونے تک ہے۔ اور ان دونوں[3] نے کہا: [اس کا آخری وقت] سائے کے ایک مثل ہونے تک ہے اور وہ [امام] ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے [بھی] ایک روایت ہے۔"

ب: علامہ محمد عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَالْإِنْصَافُ فِيْ هٰذَا الْمُقَامِ أَنَّ أَحَادِيْثَ الْمِثْلِ صَرِيْحَةٌ صَحِيْحَةٌ، وَأَخْبَارُ الْمِثْلَيْنِ

---

1 الموطا للامام محمد، کتاب الصلاۃ، ص: ۴۲-۴۳۔ ناشر: وزارۃ التعلیم الفیدرالیہ، اسلام آباد

2 الہدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب المواقیت: ۱/ ۱۳۵۔ ناشر: مکتبہ بشری، کراچی

3 یعنی قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے۔